رسالہ برائے ضروریات طریقہ ہائے عالیہ نقشبندیہ
چشتیہ، قادریہ سہروردیہ

یعنی

معمولات سیفیہ

مرتب

حضرت پیر ابو سالم
محمد اکرم شاہ سیفی مدظلہ

ناشر:
شعبہ نشرو اشاعت
مکتبہ سیفیہ مجددیہ

عالمِ امر اور عالمِ خلق

عالمِ امر: عالم امر سے مراد ترکیبِ عناصر سے خالی جن کو صرف کُن کے اشارے سے پیدا کیا گیا ہے۔ عالمِ امر کا اطلاق امرِ کُن سے پیدا ہونے والی تمام مخلوق پر بھی ہوتا ہے جیسے انسانی روحیں۔ لطائف مجردہ۔ عالم امر عرش کے اوپر ہے۔ یہ عالم بغیر مادے کے پیدا کیا گیا ہے۔ عالمِ امر کے پانچوں لطائف یعنی قلب، روح، سِر، خفی اور اخفیٰ کی اصل جڑ عرش کے اوپر ہے۔

مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے امرِ کے ان پانچوں لطائف کو چند جگہ انسان کے جسم امانت رکھ دیا ہے۔ تاکہ انسان ذکرِ الٰہی کے زریعہ ان پانچ لطائف کے کمالات سے فیض یاب ہو سکے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکے۔

عالمِ امر کو عالم غیب، عالم ارواح، عالم لاہوت، اور عالم

حیرت سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ان سب کے مجموعے کو عالمِ مجرّدہ ذات بھی کہتے ہیں۔ آیۃ کریمہ: اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ میں اس عالمِ وخلق کی طرف اشارہ ہے۔

عالمِ خلق: مادہ عناصر اربعہ سے پیدا ہونے والی مخلوقات کو عالمِ خلق سے یاد کرتے ہیں۔ جیسے فلکیات وارضیات وغیرہ۔ یہ پانچوں لطائف نفس، ہوا، پانی، آگ اور مٹی سے مرکب ہیں۔ عالمِ خلق، عرش کے نیچے سے لے کر تحت الثریٰ تک ہے۔ عالمِ خلق کے پانچوں لطائف کی جڑ عالم کے پانچوں لطائف ہیں، یعنی نفس کی جر قلب، ہوا کی جڑ روح، پانی کی جڑ، آگ کی جڑ خفی اور خاک کی جڑ اخفیٰ ہے۔

عالم خلق کو عالم اسباب، عالم اجسام، عالم شہادت، اور عالم ناسوت کے ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔ ان سب کے مجموعے کو عالم معادیات بھی کہتے ہیں۔

نقشہ لطائف سبعہ

نمبر شمار	نام لطیفہ	رنگ نور	زیر قدم	مقام
1	قلب	زرد	حضرت آدم علیہ السلام	بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر۔ داخل سینہ
2	روح	سرخ	حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام	دائیں پستان کے نیچے دو انگشت مائل بہ پہلو
3	سر	سفید	حضرت موسیٰ علیہ السلام	بائیں پستان کے برابر اوپر سینہ کی طرف
4	خفی	سیاہ	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	دائیں پستان کے برابر اوپر سینہ کی طرف
5	اخفیٰ	سبز	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ	وسط سینہ۔ سر اور خفی کے درمیان
6	نفسی	خاک جیسا	------------	سر کے بالوں کی جڑوں کے نیچے منبت الشعر
7	قالبی	آتش نما	------------	وسط دماغ

اسباق طریقہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ

لطائف کا مختصر تعارف اوران کی تاثیر

1-لطیفۂ قلب:

ماسوااللہ تعالیٰ کے نسیان اور ذات حق کے ساتھ محویت اس کی تاثیر ہے۔لطیفہ کا حرکت کرنا دفع غفلت اور دفع شہوت ہے۔

2-لطیفۂ روح:

لطیفۂ روح پراسم ذات کی تجلی صفات کاظہوراوراس کا حرکت کرنااورغصہ وغضب کی کیفیت میں اعتدال اورطبیعت میں اصلاح وسکون ہے۔

3-لطیفۂ سِرّ:

دینی امور کے معاملے میں بلا تکلیف مال خرچ کرنے اور فکرِ دینی کی بیداری ہے۔ اس لطیفہ پر اللہ تعالیٰ کے صفات کے شیونات و اعتبارات کا ظہور اور لطیفۂ سِرّ کا حرکت کرنا ہے۔ یاد رہے کہ یہ مشاہدہ اور دیدار کا مقام ہے۔ اس کی تاثیر تمام حرص کے خاتمے نیز دینی امور کے معاملے مین بلا تکلیف مال خرچ کرنے اور فکرِ آخرت کی بیداری ہے۔

4-لطیفۂ خفی

اس لطیفۂ پر صفات سلبیہ تنزیہہ کا ظہور اور لطیفہ کا حرکت کرنا (یعنی جاری ہو جانا اور عجیب و غریب احوال کا ظہور)۔ اس کی تاثیر حسد، بخل، کینہ و غیبت جیسی امراض سے نجات ہو جانا ہے۔

5-لطیفۂ اخفیٰ:

مرتبہ تنزیہہ اور مرتبہ احدیّت مجردہ کے درمیان ایک برزخی مرتبے کے ظہور و شہود سے وابستہ ہے۔ اور یہ ولایتِ محمدیہ ﷺ کا مقام ہے۔ اس کی علامت بلا تکلیف ذکر کا جاری ہونا اور قرب ذات کا احساس و شہود ہے۔ اس کی تاثیر تکبر، فخر وغرور اور خود پسندی جیسی مہلک روحانی امراض سے آزادی پانا ہے۔ اور حضور و اطمینان کا حصول ہے۔

6-لطیفۂ نفسی

یہ عالم خلق کا پہلا لطیفہ ہے۔ اس کی تاثیر نفسیات اور سرکشی کا مٹ جانا ہے۔ عجز و انکساری کا مادہ پیدا ہونا اور ذکر میں ذوق و شوق کا بڑھ جانا ہے۔

7-لطیفۂ قالبی:

یہ عالم خلق کا دوسرا لطیفہ ہے۔ لیکن درحقیقت یہ

لطائفِ اربعہ یعنی ہوا، پانی، آگ، مٹی پر مشتمل ہے۔اس کی تاثیر تمام بدن یعنی بال بال میں ظاہر ہوتی ہے۔رذائل بشریہ اورعلائقِ دینویہ سے مکمل رہائی پالینے سے ظاہر ہوتی ہے۔یاد رہے کہ یہ کیفیت فنا لطائف حاصل ہونے کے بعد حاصل ہوجاتی ہے۔

★ ★ ★ ★ ★ ★

طریقہ نفی اثبات

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں)

نفی اثبات شروع کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اِلٰهِیْ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاكَ مَطْلُوْبِیْ اَعْطِنِیْ مَحَبَّةَ ذَاتِكَ وَمَعْرِفَتَ صِفَاتِكَ

اس کی راہ کے سالک کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ نفی اثبات کی مشق کرنے لگے تو اپنی زبان کو منہ کے اوپر والے حصے یعنی تالوں کے ساتھ پیوست کر لے۔ دونوں لب آپس میں ملا لے۔ اوپر اور نیچے کے دانت بھی ملائے اور حبس دم (یعنی سانس کو بند) کر ڈالے۔ **لَا** کا کلمہ ناف سے سر کی آخری حد یعنی قالبی تک تصور کے ساتھ بذریعہ سانس کھینچے اور **اِلٰهَ** کا کلمہ پورے خیال کے ساتھ دائیں کندھے پر لے جائے اور اس جگہ

سے اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب پورے خیال کے ساتھ دل (یعنی قلب) پر لگائے۔ یہاں تک کہ ذکر کی حرارت کا تمام اثر عالمِ امر کے لطائف میں ظاہر ہو۔ جب سانس میں دِقت محسوس کرے تو سانس کے طاق پر خالی کردے۔ یعنی اگر وہ جس دم میں نفی اثبات کا ذکر دس مرتبہ کرچکا ہے اور سانس میں تنگی محسوس کرنے لگا ہے تو گیارہ پر سانس کو خالی کردے۔ اور مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰہ کا خیال کرے یعنی خیال سے ادا کرے۔ (محمد ﷺ کا بشکل مہر دل پر تصور کرے)۔ پھر اس طرح نفی اثبات کا ذکر کرتا رہے۔

جب کلمہ لا کہے تو ان چار معنوں میں سے کسی ایک کی نفی خیال دل میں پختہ رکھے:

1- لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ (کوئی معبود نہیں مگر اللہ)

2- لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ (کوئی مقصود نہیں مگر اللہ)

3- لَا مُوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰه (کوئی موجود نہیں مگر اللہ)

4- لَا مَطْلُوْبَ اِلَّا اللّٰه (کوئی مطلوب نہیں مگر اللہ)

کچھ عرصہ کی مشق کے بعد اس کے معنی دل میں پختہ ہو جائیں گے۔

مراقبات:

مراقبہ، ترقب سے مشتق ہے۔ اور اس کی معنی ہے فیض کا انتظار کرنا۔ اس میں چونکہ اللہ تعالیٰ کی فیض کا انتظار کیا جاتا ہے اس لئے اس کو مراقبہ کہتے ہیں۔ رازِ الٰہی کے وقوف حاصل کرنے کے لئے آنکھ، کان اور لب کو بند کرنا پڑتا ہے۔

چشم بند و لب ببند - گر نہ بینی سرِّ حق بر من بخند

ترجمہ: اپنی آنکھیں، کان اور لبوں کو بند کرلے (اور محوِ انتظار ہو جا) اگر تجھے رازِ الٰہی نظر نہ آئے تو مجھ پہ ہنس لینا۔ (یعنی مجھے

معمولات مظہریہ میں ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں مراقبہ یہ ہے کہ پہلے آنکھ بند کر کے لطائف عشرہ میں سے کسی ایک لطیفہ کے طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور باری تعالیٰ جل جلالہ کی جانب سے اس لطیفہ پر فیض کا انتظار کرنا چاہیئے۔

وقال رسول اللہ ﷺ الاحسان ان تعبد واللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (رواہ مسلم، احفظ اللہ تجاھک رواہ احمد ترمذی)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر اس کو نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھو اپنے مقابل پاؤ گے۔

مذکورہ حدیث کے یہ الفاظ مراقبہ کی صاف اور واضح دلیل ہیں۔ اس بات کا ہر دم دھیان رکھنا کہ خدا ہم کو دیکھ رہا